سوال ⑥ : ماں اگر بچے کو اپنی چھاتی سے دودھ پلاتی ہے، تو کیا اس کا وضو برقرار رہتا ہے؟

جواب : جی ہاں، وضو برقرار رہے گا۔ وضو توڑنے والے جو امور شریعت نے بتائے ہیں، ان میں یہ امر شامل نہیں۔ یاد رہے کہ سبیلین (اگلی و پچھلی شرمگاہ) کے علاوہ کسی بھی حصے سے کچھ بھی خارج ہو، تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال ⑦ : درودِ تاج پڑھنا کیسا ہے؟

جواب : درودِ تاج بے اصل اور خودساختہ درود ہے۔ اس میں غلوّ پر مبنی شرکیہ الفاظ موجود ہیں۔ اسے پڑھنا گمراہی اور بدعتِ سیّئہ ہے۔

جاہل عوام نے اس کی خودساختہ فضیلت بھی عام کر رکھی ہے، لیکن فضیلت وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسولِ پاک ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

مسنون و ماثور درود چھوڑ کر خودساختہ اور گمراہ کن درود پڑھنا نیکی کا کام نہیں ہو سکتا۔

سوال ⑧ : وضو کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا بھول جائے، تو کیا یاد آنے پر دورانِ وضو یا وضو کے بعد پڑھی جا سکتی ہے؟

جواب : نہیں پڑھی جا سکتی۔ سنت طریقہ وضو کے شروع ہی میں پڑھنے کا ہے۔ ایسا ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر دوبارہ وضو شروع کیا جائے۔

سوال ⑨ : مقامِ حوأب پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر کتوں کے بھونکنے والی روایت کیسی ہے؟

جواب : یہ روایت ''صحیح'' ہے۔تفصیل ملاحظہ فرمائیں :

❁ قیس بن ابو حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں :

لَمَّا أَقْبَلَتْ عَائِشَةُ، بَلَغَتْ مِيَاهَ بَنِي عَامِرٍ لَيْلًا؛ نَبَحَتِ الْكِلَابُ، قَالَتْ : أَيُّ مَاءٍ هٰذَا ؟ قَالُوا : مَاءُ الْحَوْأَبِ، قَالَتْ : مَا أَظُنُّنِي إِلَّا أَنِّي رَاجِعَةٌ، فَقَالَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهَا : بَلْ تَقْدَمِينَ، فَيَرَاكِ الْمُسْلِمُونَ، فَيُصْلِحُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، قَالَتْ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ : «كَيْفَ بِإِحْدَاكُنَّ، تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ؟» .

''جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور رات کے وقت بنو عامر کے پانی پر پہنچیں،تو ان پر کتوں نے بھونکنا شروع کر دیا۔آپ رضی اللہ عنہا نے استفسار فرمایا : یہ کون سا پانی ہے؟ بتایا گیا : یہ حوأب کا کنواں ہے۔فرمایا : میرے خیال میں مجھے یہیں سے واپس جانا چاہیے۔آپ کے ساتھ لوگوں میں سے ایک نے عرض کیا : نہیں،آپ آگے تشریف لائیں تاکہ مسلمان آپ کو دیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ ان کے مابین صلح کرا دے۔آپ نے فرمایا : ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ازواجِ مطہرات کو) فرمایا تھا : تم میں سے کسی ایک کا کیا حال ہوگا، جب اس پر حوأب کے کتے بھونکیں گے!''

(مسند الإمام أحمد : 52/6، المستدرك على الصحيحين للحاكم : 120/3، دلائل النبوّة للبيهقي : 410/6، 411، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (6732) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

''اس حدیث کی سند صحیح ہے۔''(سير أعلام النبلاء : 178/2)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهٰذَا إِسْنَادٌ عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيحَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجُوهُ.

''یہ سند صحیح بخاری و مسلم کی شرط پر ہے، لیکن انہوں نے اسے بیان نہیں کیا۔''

(البداية والنهاية : 211/6، 212)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ، وَسَنَدُهٗ عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيحِ.

''اس حدیث کو امام ابن حبان اور امام حاکم رحمہما اللہ نے صحیح قرار دیا ہے اور اس کی سند صحیح بخاری کی شرط پر ہے۔''(فتح الباري : 15/13)

❁ قیس بن ابو حازم رحمہ اللہ ہی سے ایک دوسری روایت یوں ہے:

إِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا أَتَتْ عَلَى الْحَوْأَبِ سَمِعَتْ نُبَاحَ الْكِلَابِ، فَقَالَتْ : مَا أَظُنُّنِي إِلَّا رَاجِعَةً، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا : «أَيَّتُكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ؟»، فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ : تَرْجِعِينَ ؟ عَسَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُّصْلِحَ بِكِ بَيْنَ النَّاسِ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: جب وہ حوأب کے مقام پر آئیں، تو انہوں نے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی اور کہا: میرے خیال میں مجھے واپس ہی جانا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا تھا: تم میں سے کون ہے جس پر

حوأب کے کتے بھونکیں گے؟اس پر سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا: کیا آپ واپس جائیں گی؟ شاید کہ اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے لوگوں کے مابین صلح کرادے۔''

(مسند الإمام أحمد : 97/6، دلائل النبوّة للبيهقي : 410/6، وسندهٗ صحيحٌ)

تنبیہ ① :

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ : قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ مُّنْكَرُ الْحَدِيثِ، ثُمَّ ذَكَرَ لَهٗ يَحْيٰى أَحَادِيثَ مَنَاكِيرَ، مِنْهَا حَدِيثُ كِلَابِ الْحَوْأَبِ.

''مجھے امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے بتایا کہ قیس بن ابو حازم منکر الحدیث ہے، پھر انہوں نے قیس کی کئی منکر احادیث بھی بیان کیں۔حوأب مقام کے کتوں والی حدیث بھی ان میں شامل تھی۔''

(تاريخ ابن عساكر : 464/49، وسندهٗ صحيحٌ)

یہ قول ذکر کرنے کے بعد حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

بَلْ هِيَ ثَابِتَةٌ، مِنْهَا حَدِيثُ كِلَابِ الْحَوْأَبِ.

''بلکہ یہ (قیس کی احادیث) صحیح ہیں۔انہی میں سے حوأب مقام کے کتوں والی حدیث ہے۔''(المغني في الضعفاء : 526/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَمُرَادُ الْقَطَّانِ بِالْمُنْكَرِ الْفَرْدُ الْمُطْلَقُ.

''امام ابن قطان رحمہ اللہ نے منکر کہہ کر فردِ مطلق (غریبِ مطلق) مراد لی ہے۔''

(تهذيب التهذيب : 389/8)

❀ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَسَلَّم لِنِسَائِهِ : «لَيْتَ شَعْرِي، أَيَّتُكُنَّ صَاحِبَةُ الْجَمَلِ الْأَدْبَبِ، تَخْرُجُ كِلَابُ حَوْأَبٍ، فَيُقْتَلُ عَنْ يَّمِينِهَا، وعَن يَّسَارِهَا قَتْلًا كَثِيرًا، ثُمَّ تَنْجُو بَعْدَ مَا كَادَتْ» .

''رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے فرمایا: کاش! مجھے معلوم ہو کہ تم میں سے کون چہرے کے زیادہ بالوں والے اونٹ پر سوار ہوگی۔حوأب کے کتے نکلیں گے اور اس کے دائیں بائیں بہت زیادہ قتل و غارت ہوگی۔پھر وہ بال بال بچ جائے گی۔''(مسند البزّار [كشف الأستار] : 3273، وسندهٗ صحيحٌ)

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

تُقْتَلُ عَنْ يَّمِينِهَا وَعَنْ يَّسَارِهَا قَتْلٰى كَثِيرَةٌ .

''اس کے دائیں اور بائیں بہت سے لوگ قتل کیے جائیں گے۔''

(مسند البزّار [كشف الأستار] : 3273، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ہیثمی فرماتے ہیں: وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ .

''اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔''(مجمع الزوائد : 234/7)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔(فتح الباري : 35/13)

تنبیہ ② :

امام ابو حاتم رازی اور امام ابو زرعہ رازی رحمہما اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ، لَا يُرْوٰى مِنْ طَرِيقٍ غَيْرِهٖ .

''یہ حدیث منکر ہے،اس سند کے علاوہ اسے روایت نہیں کیا گیا۔''

(علل الحديث لابن أبي حاتم : 590/6، ح : 2787)

اس قول سے یا تو یہی ابن عباس رضی اللہ عنہما والی حدیث مراد ہے، یعنی اس کی ایک ہی سند ہے، یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث مراد ہے، یعنی وہ غریبِ مطلق ہے۔ لیکن اس کی دوسری صحیح سند بھی ہم ذکر کر چکے ہیں۔

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ یہ روایت ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَهٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَعْلَامِ نُبُوَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ ثِقَةٌ، وَسَائِرُ الْإِسْنَادِ أَشْهَرُ مِنْ أَنْ يُّحْتَاجَ لِذِكْرِهٖ .

''یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامات میں سے ایک ہے۔ عصام بن قدامہ ثقہ ہے اور باقی سند اتنی مشہور ہے کہ وہ محتاجِ بیان نہیں۔''

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب : 4/1885)

إشكال اور اس کا جواب :

بعض لوگ اس حدیث کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظمت کے خلاف سمجھتے ہوئے ردّ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی یہ روش سراسر غلط ہے۔

اس سلسلے میں محدث العصر، علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَإِنَّ غَايَةَ مَا فِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا عَلِمَتْ بِالْحَوْأَبِ؛ كَانَ عَلَيْهَا أَنْ تَرْجِعَ، وَالْحَدِيثُ يَدُلُّ أَنَّهَا لَمْ تَرْجِعْ، وَهٰذَا مِمَّا لَا يَلِيقُ أَنْ يُّنْسَبَ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، وَجَوَابُنَا عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّهٗ لَيْسَ كُلُّ مَا يَقَعُ مِنَ الْكَمَالِ يَكُونُ لَائِقًا بِهِمْ، إِذْ لَا عِصْمَةَ إِلَّا لِلّٰهِ وَحْدَهٗ، وَالسُّنِّيُّ لَا يَنْبَغِي لَهٗ أَنْ يُّغَالِيَ فِيمَنْ يَّحْتَرِمُهٗ حَتّٰى يَرْفَعَهٗ إِلٰى مَصَافِّ الْأَئِمَّةِ الشِّيعَةِ الْمَعْصُومِينَ، وَلَا

نَشُكُّ أَنَّ خُرُوجَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ خَطَأً مِّنْ أَصْلِهٖ، وَلِذٰلِكَ هَمَّتْ بِالرُّجُوعِ حِينَ عَلِمَتْ بِتَحَقُّقِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْحَوْأَبِ، وَلٰكِنَّ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَقْنَعَهَا بِتَرْكِ الرُّجُوعِ بِقَوْلِهٖ : عَسَى اللّٰهُ أَنْ يُّصْلِحَ بِكَ بَيْنَ النَّاسِ، وَلَا نَشُكُّ أَنَّهٗ كَانَ مُخْطِئًا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا، وَالْعَقْلُ يَقْطَعُ بِأَنَّهٗ لَا مَنَاصَ مِنَ الْقَوْلِ بِتَخْطِئَةِ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ الْمُتَقَاتِلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَقَعَ فِيهِمَا مِئَاتُ الْقَتْلٰى، وَلَا شَكَّ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الْمُخْطِئَةُ لِأَسْبَابٍ كَثِيرَةٍ وَّأَدِلَّةٍ وَّاضِحَةٍ، وَمِنْهَا نَدَمُهَا عَلٰى خُرُوجِهَا، وَذٰلِكَ هُوَ اللَّائِقُ بِفَضْلِهَا وَكَمَالِهَا، وَذٰلِكَ مِمَّا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ خَطَأَهَا مِنَ الْخَطَإِ الْمَغْفُورِ، بَلِ الْمَأْجُورِ .

''اس میں زیادہ سے زیادہ یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب حوأب مقام کے بارے میں معلوم ہوا، تو انہیں واپس چلے جانا چاہیے تھا، لیکن اس حدیث میں مذکور ہے کہ وہ واپس نہیں گئیں، یہ بات ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو زیبا نہیں۔اس سلسلے میں ہمارا جواب یہ ہے کہ ضروری نہیں، ہر کمال والی صفت ہی صحابہ کرام کے لائق ہو، کیونکہ لغزش سے مبرا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔کسی سنی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنی قابل احترام شخصیت کے بارے میں اتنا غلو کرے کہ انہیں معصوم شیعہ اماموں کی صف میں لا کھڑا کرے۔ہم اس بات میں شک نہیں کرتے کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا یہ خروج اصل میں خطا پر مبنی تھا۔اسی لیے جب انہیں معلوم ہوا کہ حوأب مقام

کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوگئی ہے،تو انہوں نے واپسی کا ارادہ کرلیا۔البتہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ کہہ کر واپسی کا ارادہ چھوڑنے پر قائل کرلیا کہ شاید آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں صلح کرا دے۔اس میں بھی شک نہیں کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بھی اپنے اس اجتہاد میں خطا پر تھے۔عقل (بھی) اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ ان دو گروہوں میں سے کسی ایک کو ضرور خطا وار قرار دیا جائے،جن کے مابین سینکڑوں لوگوں کا خون ہوا ہو۔ بلا شبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اجتہاد اس معاملے میں خطا پر مبنی تھا۔اس کے بہت سے اسباب اور واضح دلائل ہیں۔ایک دلیل تو ان کا اپنے اس خروج پر نادم ہونا ہی ہے۔ان کے فضل وکمال کو یہی بات مناسب تھی (کہ وہ غلطی پر نادم ہوتیں)۔اسی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا کی یہ اجتہادی خطا ان خطاؤں میں سے ہے جو نہ صرف معاف کر دی جاتی ہیں، بلکہ ان پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک) اجر بھی عنایت ہوتا ہے۔“

(سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فوائدها وفقهها، تحت الحديث : 474)

الحاصل :

مقامِ حوأب پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر کتوں کے بھونکنے والی حدیث ”صحیح“ ہے۔اس حدیث سے ام المومنین رضی اللہ عنہا کی شان اور ان کے مقام میں کوئی فرق نہیں آتا،کیونکہ مجتہد جب اجتہاد کرتا ہے،تو صحیح ہونے کی صورت میں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو اجر اور غلط ہونے کی صورت میں ایک اجر ضرور عطا کیا جاتا ہے۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀